— ۲ —

روایت احادیث میں صحابہ رض کا اختلاف

امام ابو الحسن اشعری کے مذہب کو ہم وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور ہماری رائے میں وہ صحابہ کے مذہب کے مطابق ہے، اور اسی کا تمثل ہے۔ اس کا مسلک ارادۂ متجددہ کی فرع اور اس کے ماتحت ہے۔ اس کے علم و معرفت کا دار و مدار اسی پر ہے۔ یہ اصول اس کے پیش نظر رہتا ہے کہ ہر ایک غیر ضروری تفصیل کو نظر انداز کیا جائے۔ اگر تم کو صحابہ کے مذہب پر عبور حاصل ہے۔ تو تم اس نتیجے پر پہنچو گے کہ امام موصوف کا مذہب در حقیقت اس کے مطابق ہے۔

اعمال کے متعلق ہمارا نظریہ یہ ہے کہ احادیث کی چھان بین کی جائے۔ اور تفقہ اور درایت کے ساتھ ان کے مطابق اپنے اعمال کو درست کیا جائے۔ حکیم ربانی کے نزدیک قیاسات میں سے صرف وہی مقبول ہے۔ جو قیاس جلی ہو یا وہ قیاس خفی جس کی بنا مصلحت عامہ پر ہو۔ جو لوگ اتباع رائے میں تعمق کرتے ہیں، وہ قطعاً اہل سنت نہیں۔

صحابہ سے جو اختلاف احادیث کی روایت کرنے میں واقع ہوا ہے، اس کے کئی اسباب ہیں:-

ایک تو یہ کہ وہ اکثر روایت بالمعنی کرتے ہیں۔ دوسرے ایک راوی کسی عبارت یا کسی فقرے کو حدیث میں سے حذف کر دیتا بر خلاف اس کے دوسرا راوی اسے بیان کر دیتا۔ تیسرے ایک راوی کو کچھ وہم سا ہو جاتا تھا، اور اس لئے اس کی تعبیر دوسرے راویوں سے مختلف ہوتی تھی۔ چوتھے بعض اوقات نسیان کی وجہ سے اختلاف ہو جاتا اور ایک لفظ دوسرے سے بدل جاتا۔

آیات کی شان نزول میں اس لئے اختلاف پیدا ہوا کہ بسا اوقات جب صحابہ کرام کسی آیت کی تفسیر کرنے لگتے تو اس کا مصداق واضح کرنے کے لئے

کوئی قصہ بطور مثال بیان کرتے یا کوئی ایسا واقعہ سناتے ، جو عہد نبوت میں واقع ہوا ہوتا۔ اور اس آیت میں جو حکم کلی تھا اس کی جزئیات میں سے ہوتا - یہ سن کر راوی خیال کرتا کہ آیت کے نزول کا سبب بعینہ وہ قصہ یا واقعہ ہے ، اور اسی کے بارے میں یہ آیت یا آیات نازل ہوئیں - وقت نزول میں اختلاف پیدا ہونے کا باعث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی واقعہ کے پیش آنے پر کلام مجید کی کسی آیت یا آیات سے استشہاد فرماتے یا اس واقعہ کا حکم اس آیت یا آیات سے استنباط فرماتے اس سے راوی کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ اسی واقعہ کے لئے یہ آیت یا آیات نازل ہوئی ہیں -

احکام شرعیہ کے متعلق جو اختلاف صحابہ میں پیدا ہوا ، اس کا باعث یہ ہے کہ آپ کی سنتیں مختلف ہیں۔ کسی نے ایک پر عمل کیا' کسی نے دوسری سنت کی پیروی کی - یا یہ کہ دو صحابیوں نے بیک وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی عمل کرتے دیکھا - یا آپ کی حدیث سنی - لیکن ایک نے اس کی ایک طرح پر توجیہ کی ' دوسرے نے اس کو کسی اور علت یا جہت پر محمول کیا۔ وقت اور جگہ اور آراء مختلفہ کی بنا پر اکثر مصالح میں اختلاف ہو جاتا ہے - اس لئے ایک ہی سوال کے دو مختلف جواب ہو سکتے ہیں - راوی اکثر اس بات کو نظر انداز کر دیا کرتے تھے - صحابہ کا درجہ کمال بھی مختلف ہے کوئی خلیفہ ہونے کی استعداد رکھتا ہے۔ کوئی فقیہہ اور کوئی اس سے فقیہہ تر ہے - صحابہ ہی کا اختلاف بعد کے لوگوں کے لئے اختلاف کا موجب ہوا -

اس بات کو خاص طور پر یاد رکھو کہ ایمان کی اصل یہ ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار ہو - اس لئے کسی نہ کسی شکل میں حکمت ، عصمت اور وجاہت اس کا اقتضائے ذاتی ہے۔ اگرچہ یہ عالم مادی ان صفات کے کماحقہ' ظہور میں آنے سے مانع ہے اسی طرح کفر کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی ظاہر اور باطن میں اللہ کے حکموں سے رو گردان ہو - اس لئے اس کا ذاتی اقتضا یہ ہے کہ وہ ان اوصاف کے اضداد سے موصوف ہو -

(اردو ترجمہ از " خیر کثیر " مصنفہ شاہ ولی اللہ)